آل انڈیا مسلم کانفرنس

کے

قواعد وضوابط

مضامین | صفحہ

مولانا محمد شفیع داؤدی ایم۔ ال۔ اے۔ ورکنگ سکریٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس

نے

دی قومی پریس لمیٹڈ بانکی پور میں چھپوا کر شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آل انڈیا مسلم کانفرنس

کے

قواعد و ضوابط

۱۔ مسلمانانِ ہندوستان کی اس جمعیت کا نام آل انڈیا مسلم کانفرنس ہے۔

۲۔ اس کانفرنس کے اغراض و مقاصد حسبِ ذیل ہیں

(۱) ہندوستان میں مکمل ذمہ دار حکومت کی آئینی ترقی کے ہر زینہ میں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اور اُن کے مفاد کے حصول کیلئے جدوجہد کرنا۔

(۲) مسلمانانِ ہند کو منظم کرنا اور اونکو برابر سرگرم عمل رکھنا۔

(۳) موجودہ اسلامی جمعیتوں میں جو آل انڈیا حیثیت رکھتی ہیں ہم آہنگی پیدا کرنا تاکہ وہ اپنی مخصوص حیثیت کو جاودان کیلئے مابہ الامتیاز ہے قائم رکھتے ہوئے اون مسائل پر جن سے ہندوستان کے مسلمان بالعموم متاثر ہوتے ہوں مسلم رائے عامہ کو ظاہر کر سکیں۔

شرط شمولیت

دفعہ ۳ کوئی شخص بغیر نیشنل مسلم کریڈ مندرجہ ضمیمہ نمبر ۱ کو تسلیم کئے ہوئے نیز بغیر مبلغ عہ سالانہ فیس ادا کئے ہوئے آل انڈیا مسلم کانفرنس کا رکن نہیں ہو سکتا ہے۔

دفعہ ۴ یہ کانفرنس چار مفصلہ ذیل اجزا پر مشتمل ہوگی۔

(۱) کانفرنس کی جماعت عمومی۔

(۲) آل انڈیا منتظمہ بورڈ (اگزیکیٹو بورڈ)

(۳) مجلس عاملہ

(۴) مسلم کانفرنس کی صوبہ وار شاخیں۔

دفعہ ۵ کانفرنس کی جماعت عمومی حسب ذیل اراکین سے مرتب ہوگی۔

(۱) ابتدائی اراکین بموجب تجویز نمبر ۱ منظور شدہ تاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۲۹ء مندرجہ ضمیمہ نمبر ۲

(۲) مرکزی اور صوبہ جاتی مجالس قانون ساز کے منتخبہ مسلم اراکین۔

(۳) آل انڈیا حیثیت رکھنے والی اسلامی سیاسی جمعیتوں سے جنکو شرکت کا حق حاصل ہو جبکہ یا آئندہ مجلس عاملہ یہ حق عطا کرے تینتیس ۳۳ اراکین۔

(۴) مسلم کانفرنس کی صوبہ وار شاخوں کو اسقدر نمائندے منتخب کرنے کا حق ہوگا جتنے مسلمان اس صوبہ کے مجالس قانون ساز کے ممبر ہوں۔ ان کی تفصیل ضمیمہ نمبر ۳ میں درج ہے۔

(۵) مفصلہ ذیل صوبوں کو جہاں ابتک مجلس قانون ساز کا وجود نہیں ہے نمائندے کی حسب ذیل تعداد منتخب کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

صوبہ دہلی ۱۰

صوبہ بلوچستان ۵

صوبہ اجمیر و مارواڑ ۳

(۲) کانفرنس کی مجلس عاملہ ہندوستان کے دیگر ممتاز مسلمانوں کو بھی اس جمعیت کا نمائندہ بنا سکتی ہے مگر اون کی تعداد تیس سے زائد نہ ہوگی۔

۶۔ کانفرنس سال میں ایک مرتبہ اون تاریخوں میں اور اس مقام پر اپنا جلسہ منعقد کرے گی جسے مجلس عاملہ مقرر کرے۔ اگر ضرورت ہو تو مجلس عاملہ کسی وقت کسی مقام پر کانفرنس کا غیر معمولی اجلاس بھی منعقد کر سکتی ہے۔

۷۔ کانفرنس کے سالانہ جلسہ کا چیرمین منتظمہ بورڈ منتخب کریگا جو ایک سال تک یا جب تک دوسرا سالانہ جلسہ نہ ہو چیرمین رہیگا۔

۸۔ کانفرنس کے سالانہ اور غیر معمولی جلسوں میں وہی تحریکیں اور تجویزیں منظور شدہ سمجھی جائے گی جن کی تائید میں ۳/۵ اراکین رائے دیں۔

منتظمہ بورڈ (اگزیکٹو بورڈ)

۹۔ آل انڈیا منتظمہ بورڈ کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے جن کی فیس رکنیت ۱۰۰ سالانہ ہوگی۔

---

(۱) کونسل آف اسٹیٹ اور لیجیسلیٹو اسمبلی کے منتخبہ مسلم ممبران

(۲) صوبہ جاتی مجالس قانون ساز کے منتخب شدہ مسلم ممبروں میں سے ایک چوتھائی جو اپنے صوبہ مسلم کانفرنس کے ممبر ہوں اور جنہیں اونکا صوبہ مسلم کانفرنس منتخب کرلے۔

(۳) مسلم کانفرنس کی صوبہ وار شاخیں اپنے صوبہ کے عام ارکین سے اتنی تعداد منتخب کرنے کی مستحق ہونگی جو اوس صوبہ کے کُل ممبران مجالس قانونساز کی ایک چوتھائی سے زیادہ نہ ہو۔

(۴) اون صوبوں میں جہاں مجلس قانونساز نہیں ہے حسب ذیل تعداد بورڈ کیلئے منتخب کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

مغربی و شمالی صوبہ سرحد	۶
صوبہ دہلی	۴
بلوچستان	۲
صوبہ اجمیر و مارواڑ	۱

(۵) آل انڈیا اسلامی جمعیتوں میں سے آٹھ ارکین جنہیں خود وہ جمعیتیں منتخب کریں گی۔

۱۰ آل انڈیا منتظمہ بورڈ کا کورم ۲۱ ہو گا۔

۱۱ منتظمہ بورڈ میں فیصلہ کثرت رائے سے ہوا کریگا۔

مجلس عاملہ

۱۲ مجلس عاملہ میں علاوہ عہدہ داران پچیس ممبر ہوں گے جو اسطرح منتخب کئے جائیں گے کہ ان میں ہندوستان کے ہر صوبہ کے نمائندے شامل ہوں۔

۱۳ مجلس عاملہ کو ہر سال آل انڈیا منتظمہ بورڈ منتخب کریگا اور اسکا قیام ایک سال تک یا اوس وقت تک جب تک کے جدید مجلس عاملہ کا انتخاب نہ ہو جائے رہیگا۔

۱۴ مجلس عاملہ کا کورم سات ارکین سے پورا ہو گا۔

۱۵ مجلس عاملہ میں فیصلہ کثرت رائے سے ہوا کرے گا۔

عہدہ داران

۱۶۔ کانفرنس کے عہدہ دار حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) ایک صدر

(۲) ایک چیرمین

(۳) نائبین صدر

(۴) ایک مالی سکریٹری

(۵) ایک ورکنگ سکریٹری

(۶) دو جنرل سکریٹری

(۷) دو جائنٹ سکریٹری

۱۷۔ صدر اور نائبین صدر کا انتخاب منتظمہ بورڈ کریگا۔ جو تین سال تک اپنے عہدوں پر رہیگا۔

۱۸۔ چیرمین کا انتخاب بھی منتظمہ بورڈ کریگا جو ایک سال تک یا جب تک دوسرا سالانہ جلسہ نہ ہو چیرمین رہیگا۔ اور منتظمہ بورڈ نیز مجلس عاملہ کا بھی چیرمین رہیگا۔

۱۹۔ بقیہ عہدہ داران کا انتخاب بھی منتظمہ بورڈ کرے گا جو ایک سال تک یا جب تک دوسرا سالانہ جلسہ نہ ہو عہدہ دار رہیں گے۔

صوبہ وار شاخیں

۲۰۔ ہر صوبہ وار شاخ اپنے اندرونی معاملات میں کامل آزاد ہوگی۔ البتہ جو قواعد وہاں بنائے جائیں وہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اصول و قواعد سے متضاد نہ ہوں۔ اوسکی ایک نقل بہ نظر اطلاع

وتصدیق آل انڈیا مسلم کانفرنس کے منتظمہ بورڈ کے دفتر میں بھیجنا ہوگا ۔

عام قاعدے

۲۱ اس دستور کے اجرا کیلئے اور اپنے کاموں کے انجام دہی کیلئے قواعد بنانے کا اختیار منتظمہ بورڈ کو حاصل ہوگا ۔

۲۲ اس دستور کے رو سے اور منتظمہ بورڈ کیطرف سے جو کام مجلس عاملہ کے سپرد کیا جائے گا ۔ اون کے انجام دہی کیلئے ضمنی قوانین بنانے کا اختیار مجلس عاملہ کو حاصل ہوگا ۔

۲۳ اس دستور کے قواعد و ضوابط میں ترمیم و تنسیخ صرف کانفرنس کے عام جلسے میں حاضر شدہ اراکین ۲/۳ کے موافقت و رضامندی سے ہو سکے گی ۔

۲۴ کانفرنس کی عام رقوم منتظمہ بورڈ کے اختیار میں ہوں گے جو کسی بینک میں جسے منتظمہ بورڈ پسند کرے گا رکھی جائے گی ۔ بینک سے روپیہ اسوقت برآمد ہو سکے گا جب چک پر مالی سکریٹری اور ایک سکریٹری کا دستخط ہو ۔

۲۵ ہر وہ اہم مسئلہ جو مقاصد آل انڈیا مسلم کانفرنس کے حدود سے باہر ہو اگر منتظمہ بورڈ کے حاضر ممبران کی ۲/۳ تعداد اُسے پیش کرنا ضروری سمجھے تو وہ منتظمہ بورڈ اور کانفرنس میں پیش ہو سکے گا ۔

ضمیمہ ۱

نیشنل مسلم کریڈ

مرتبہ

آل انڈیا مسلم کانفرنس منعقدہ دہلی بتاریخ یکم جنوری ۱۹۲۹ء

ہندوستان کا طرز حکومت وفاقی ہو

صوبوں کی حکومت کو کامل اختیار حاصل ہو

(۱) ہندوستان کی وسعت اور اسکی نسلی، لسانی انتظامی، جغرافی یا ملکی تقسیمات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہندوستانی حالات کے مطابق صرف وفاقی ترکیبی حکومت ہی مناسب ہیں اور موزون ترین طرزِ حکومت ہے جسمیں پانچ یا صوبے کو جو اس وفاقی حکومت کے اجزائے ترکیبی کی حیثیت رکھتے ہوں کامل خود مختارانہ اور فیصلہ کن اختیارات حاصل ہوں اور مرکزی حکومت کو صرف ان امور کے متعلق قطعی اختیارات حاصل ہوں جو مشترکہ مفاد سے تعلق رکھتے ہوں اور جو دستور اساسی کی رو سے خاص طور پر اسے تفویض کیے گئے ہوں۔

تین چوتھائی نمائندگی نیابت ضروری ہے

(۲) یہ ضروری ہے کہ کوئی ایسا مسودہ قانون قرارداد تحریک یا ترمیم جو بین الملی معاملات کے متعلق ہو کسی مجلس مقننہ میں خواہ وہ صوبہ وار ہو یا مرکزی پیش نہ کیا جائے یا زیر بحث نہ لایا جائے یا منظور نہ کیا جائے اگر اس ملت کے جس پر اس کا اثر پڑتا ہو خواہ ہندو ملت ہو یا مسلم ملت تین چوتھائی ارکان یا اکثریت اس مجلس مقننہ میں اس پر پیش کرنے اس پر بحث مباحثہ کرنے یا اسکو منظور کرنے کی

مخالفت کریں۔

موجودہ جداگانہ نیابت (۳) مسلمانوں کا یہ حق کہ مختلف ہندوستانی مجالس مقننہ میں جداگانہ حلقہ ہائے انتخاب کے ذریعہ اپنے نمائندے منتخب کریں، ملک کا مروجہ قانون ہے مسلمان اپنے اس حق سے بغیر اپنی رضامندی کے محروم نہیں کیے جاسکتے۔

مستقبل میں مسلمانوں کی نیابت (۴) ان حالات کے ماتحت جو اسوقت ہندوستان میں موجود ہیں اور جب تک یہ حالات موجود رہیں گے مختلف مجالس مقننہ اور دیگر آئینی خود مختار مجلسوں میں مسلمانوں کی نیابت اپنے جداگانہ حلقہ ہائے انتخاب کے ذریعہ ضروری ہے تاکہ حقیقی نمائندہ جمہوری حکومت قائم کیجاسکے۔

مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ ضروری ہے (۵) اسوقت تک جب تک مسلمانوں کو یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ دستور اساسی میں اُن کے حقوق اور مفاد کی مناسب حفاظت کیگئی ہے وہ کسی صورت میں بھی اسپر رضامند نہ ہونگے کہ خواہ مشروط یا غیر مشروط طریقہ پر مخلوط حلقہ ہائے انتخاب قائم کئے جائیں۔

وزارتوں میں مسلمانوں کا حصہ (۶) مذکور الصدر مقاصد کیلئے یہ ضروری ہے کہ مرکزی اور صوبہ جاتی وزارتوں میں مسلمانوں کو انکا واجبی حصہ حاصل ہو۔

مسلمانوں کی نیابت کا تناسب (۷) یہ ضروری ہے کہ مختلف مجالس مقننہ اور آئینی خود مختار مجالس میں مسلمانوں کی نیابت ایک ایسے طریقہ پر مبنی ہو جس سے اُن صوبوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے ان کی اکثریت میں کسی صورت سے بھی فرق نہیں آئے گا اور ان صوبوں جہاں مسلمانوں کی اقلیت ہے کسی حالت میں بھی ان کی نیابت اس سے کم نہ ہوگی جو ان کو موجودہ قانون کے ماتحت حاصل ہے۔

مرکزی مجالس میں ۱/۳ نشستیں (۸) ہندوستان کے تمام صوبوں میں مسلمانوں کی نمائندہ جمعیتوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ ہندوستان میں بحیثیت مجموعی مسلمانوں کے مفاد کے تحفظ کی غرض سے مرکزی مجالس مقننہ میں مسلمانوں کو ایک تہائی نیابت کا حق ملنا چاہیے اور یہ کانفرنس مطالبہ کی کامل تائید کرتی ہے۔

سندھ کی علیحدگی (۹) نسلی لسانی جغرافیہ اور انتظامی وجوہ کی بنا پر صوبہ سندھ لفظیاً حاطہ بمبئی سے کوئی بھی مناسبت نہیں رکھتا اور اُسکے باشندوں کے مفاد کے لحاظ سے اسکا غیر مشروط طور پر ایک ایسا علیحدہ صوبہ بنانا جسمیں ہندوستان کے دیگر صوبوں کے طرح اپنا علیحدہ نظام حکومت اور مجلس قانون ساز مرتب ہو ضروری ہے۔ ہندو اقلیت کو اسکے تناسب آبادی سے زیادہ اسیطرح مناسب اور مؤثر نمائندگی دیدیجائے جسطرح کہ مسلمانوں کو اُن صوبوں میں دیجائے جہاں اُن کی آبادی اقلیت میں ہو۔

صوبجات سرحد اور بلوچستان کیلئے اصلاحات۔ (۱۰) آئینی اصلاحات کا نفاذ صوبہ سرحد اور بلوچستان میں اسیطریقہ پر جو ہندوستان کے دیگر صوبوں میں اختیار کیا جائے ضروری ہے اور یہ نہ صرف ان صوبوں کے مفاد کے خیال سے بلکہ بحیثیت مجموعی تمام ہندوستان کی آئینی ترقی کے لحاظ سے بہتر ہے۔ ان صوبوں کی ہندو اقلیتوں کو اُن کے تناسب آبادی سے زیادہ اسیطرح مناسب اور مؤثر نمائندگی دیدیجائے جس طرح کہ مسلمانوں کو ان صوبوں میں دیجائے جہاں اُن کی آبادی اقلیت میں ہو۔

خدمات ملکی میں مسلمانوں کے حقوق۔ (۱۱) انتظام ہندوستان کے مفاد کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ دستور اساسی میں ایسا بندوبست کیا جائے جسکی رو سے سرکاری اور آئینی خود مختار مجالس کی ملازمتوں میں اہلیت کے واجبات کا مناسب لحاظ رکھتے ہوئے مسلمانوں کو دیگر ہندوستانیوں کیساتھ مناسب حصہ دیا جائے۔

اسلامی تمدن کا تحفظ (۱۲) ہندوستان کے موجودہ معاشرتی اور سیاسی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ ہندوستان کے دستور اساسی میں مسلمانوں کے تمدن کے تحفظ اور مسلمانوں کی تعلیم زبان، مذہب شخصی قانون اور مسلمانوں کے خیراتی ادارت کے تحفظ اور ترقی اور سرکاری امداد میں ان کے مناسب حصہ کیلئے مناسب تحفظات شامل کئے جائیں۔

دستور اساسی میں تبدیلی (۱۳) یہ ضروری ہے کہ دستور اساسی میں یہ قرار دیا جائے کہ ہندوستان کے دستور اساسی میں اسکے نفاذ کے بعد کوئی تغیر و تبدل اس وقت تک نہیں کیا جائیگا جبتک

کہ وہ تمام ریاستیں جنسے ہندوستانی وفاقی حکومت (انڈین فیڈریشن) مشتمل ہو متفقہ طور پر اس کی خواہش نہ کریں گی ۔

مسلمانوں کا اعلان

(۱۴) یہ کانفرنس نہایت زور کے ساتھ اعلان کرتی ہے کہ ہندوستان کے مسلمان کسی دستور اساسی کو خواہ اسکو کوئی مرتب یا تجویز کرے اسوقت تک قبول نہیں کریں گے جبتک کہ وہ ان اصولوں کی تصدیق نہ کرے جو ان تجویزوں میں پیش کئے گئے ہیں ۔

تجویز جملہ ارکان کی اتفاق رائے سے منظور ہوئی ۔

———:ـ✻ـ:———

ضمیمہ ۲

اسمائے گرامی ابتدائی ارکین جنہوں نے آل انڈیا مسلم کانفرنس منعقدہ دہلی بتاریخ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۲۸ء و یکم جنوری سنہ ۱۹۲۹ء کو موجودہ تشکل میں منتقل کیا

۱۔ سر عبد القادر (آنریبل جسٹس) بیرسٹر — لاہور

۲۔ سر ابراہیم رحمت اللہ صاحب اسمٰعیل بلڈنگ ہورنبی روڈ — بمبئی

۳۔ مولانا محمد علی .... دہلی

۴۔ مولانا شوکت علی خلافت ہاؤس — بمبئی

۵۔ مولوی محمد شفیع داؤدی .... مظفرپور

۶۔ حاجی عبد اللہ ہارون ام۔ ال۔ اے۔ — کراچی

۷۔ نواب اسمٰعیل خاں بیرسٹر ام۔ ال۔ اے۔ مصطفیٰ کیسل — میرٹھ

۸۔ مولانا سید مرتضیٰ صاحب بہادر ام۔ ال۔ اے۔ ترچنوپولی — مدراس

۹۔ مخدوم سید رجن بخش ام۔ ال۔ اے — ملتان

۱۰۔ ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب قادیان — پنجاب

۱۱۔ مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب عقب کوچہ چیلان — دہلی

۱۲۔ خان بہادر حاجی شیخ محمد رشید الدین احمد صاحب ... صدر اعظم جمعیت القریش — میرٹھ

۱۳۔ مولانا عبد الماجد صاحب بدایون — (یوپی)

۱۴۔ مولانا عبد اللطیف فاروقی اڈیٹر آزاد ہند مائے پیٹا — مدراس

۱۵ سر محمد شفیع ..... اقبال منزل موزنگ روڈ لاہور

۱۶ حکیم جمیل خانصاحب ..... بلیماران ..... دہلی

۱۷ سر محمد اقبال ..... بیرسٹر ..... میکلوڈ روڈ ..... لاہور

۱۸ مولانا حسرت موہانی ..... کانپور

۱۹ مولوی سید جالب صاحب ..... اڈیٹر ہمدم ..... لکھنؤ

۲۰ مولانا مظہر الدین صاحب ..... اڈیٹر الامان ..... قاسم جان اسٹریٹ دہلی

۲۱ ڈاکٹر شفاعت احمد صاحب ایم-ایل-سی ۲۵ اسٹینلی روڈ الہ آباد

۲۲ نواب ابو الحسن خانصاحب ..... دہلی

۲۳ حکیم خلیل احمد صاحب ..... مونگیر

۲۴ مولوی سید ظہور احمد صاحب ..... ایڈووکیٹ ..... لکھنؤ

۲۵ حکیم ابو طاہر صاحب ..... ۲۵ بیرنسن اسٹریٹ ..... کلکتہ

۲۶ خواجہ غلام السبطین صاحب ..... خازن مسلم کانفرنس ..... دہلی

۲۷ چودھری غلام رسول مہر ..... اڈیٹر انقلاب ..... لاہور

۲۸ مولانا سید حبیب صاحب ..... اڈیٹر سیاست ..... لاہور

۲۹ خانصاحب خواجہ گل محمد صاحب ..... ایڈووکیٹ فیروزپور ..... پنجاب

۳۰ مولوی محمد ایوب صاحب کھوڑو ایم-ایل-سی ..... لاڑکانہ سندھ

۳۱ میاں محمد شاہ - ام-ایل-سی- ..... حیدرآباد ..... سندھ

۳۲ خان بہادر شاہ نواز بھٹو ایم ایل سی ..... لارکانہ سندھ

۳۳ مولوی نور محمد صاحب ..... اڈیٹر اتحاد ..... پٹنہ

نمبر ۳۴ قاضی احمد حسین .... ام - ال - سی ...... پھلواری شریف .. پٹنہ

نمبر ۳۵ مولوی محمد یعقوب .... ڈپٹی پریسیڈنٹ اسمبلی .... مراد آباد

نمبر ۳۶ مسٹر ظفر حسین صاحب ... جنرل رضاکاران ... صدر بازار ...... دہلی

نمبر ۳۷ خان بہادر بابو بدر الدین صاحب .... آگرہ

نمبر ۳۸ مولوی سید محمد حسین ... بار ایٹ لا ...... ۸ ماؤسٹن روڈ ..... الہ آباد

نمبر ۳۹ مسٹر اے کے فضل الحق .... ۳۸ یوروپین اسائیلم لین .... کلکتہ

نمبر ۴۰ قاضی مسعود حسن صاحب وکیل .... میرٹھ

نمبر ۴۱ شاہ محمد مسعود احمد ...... خلیل آباد .... نثول . پٹنہ

نمبر ۴۲ مولوی عبد البادی .... ام - ال - سی .... میرٹھ

نمبر ۴۳ راؤ عبد الحمید خاں .... ام - ال - سی - .... مظفر نگر

نمبر ۴۴ مولانا ذو الفقار علی خاں .... قادیان .... پنجاب

نمبر ۴۵ خان بہادر خلیف اللہ صاحب ...... ام - ال - سی ...... بڈھیا بیلی

نمبر ۴۶ مولوی عبد الغنی صاحب .... ام - ال - سی .. سیوان .. ضلع سارن

نمبر ۴۷ خان بہادر محمد اسمٰعیل عرف چجن صاحب .... ٹینہ بیگی

نمبر ۴۸ مسٹر سید عبد العزیز صاحب ..... بیرسٹر دیگانشا .... پٹنہ

ضمیمہ ۳

تعداد نمائندے صوبہ وار حسب دفعہ ۵ (۴) مطابق تعداد مسلم اراکین مختلف مجالس قانون سا

صوبوں کا نام	تعداد اراکین کونسل	تعداد اراکین اسمبلی	تعداد اراکین کونسل آف اسٹیٹ	تعداد کل نمائندے
بنگال	۳۹	۶	۲	۴۷
پنجاب	۳۲	۶	۱	۳۹
صوبہ متحدہ (یو۔پی)	۲۹	۶	۲	۳۷
بہار و اڑیسہ	۱۸	۳	۱	۲۲
بمبئی	۱۴	۲	۱	۱۷
سندھ	۱۳	۳	۱	۱۷
مدراس	۱۳	۳	۱	۱۷
آسام	۱۲	۱	۱	۱۴
صوبہ متوسط (سی۔پی)	۷	۱	×	۸
	۱۷۷	۳۱	۱۰	۲۱۴

اسمائے گرامی عہدہ داران و ممبران مجلس عاملہ جن کا انتخاب بتاریخ ۷، ۸ نومبر ۱۹۳۳ء بمقام لکھنؤ زیر صدارت نواب محمد اسمٰعیل خاں عمل میں آیا

عہدہ داران

نواب محمد اسمٰعیل خاں مصطفےٰ کاسل - میرٹھ۔

۱۔ مولوی محمد شفیع صاحب داودی ایم۔ ایل۔ اے دفتر اتحاد پٹنہ
۲۔ سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون ایم۔ ایل۔ اے نیپیر روڈ کراچی
۳۔ قاضی مسعود حسن صاحب ایڈووکیٹ میرٹھ
} سکریٹری

۱۔ شاہ محمد مسعود احمد ایم۔ ایل۔ اے منتظم مینشن پٹنہ
۲۔ سید حبیب شاہ ایڈیٹر سیاست لاہور
} جوائنٹ سکریٹری

سید غلام السبطین بی۔ اے ۔ — مالی سکریٹری

۱۔ میاں سر محمد شفیع صاحب — لاہور
۲۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب — لاہور
۳۔ مفتی محمد صادق صاحب — قادیان
۴۔ آنریبل ملک فیروز خان نون۔ لاہور
۵۔ مولوی غلام رسول مہر صاحب ایڈیٹر انقلاب لاہور
۶۔ مولانا مظہر الدین صاحب مدیر الامان دہلی۔

۷ حکیم جمیل خاں صاحب بلیماران - دہلی

۸ آنریبل نواب محمد یوسف صاحب - لکھنو

۹ مولانا حسرت موہانی صاحب کانپور

۱۰ راجہ سید احمد علی صاحب علوی سلیم پور ہاؤس لکھنو

۱۱ سید ذاکر علی صاحب سکریٹری یو-پی پراونشیل مسلم کانفرنس - لکھنو

۱۲ مولانا شوکت علی صاحب خلافت ہاؤس بمبئی

۱۳ مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی

۱۴ سر ابراہیم رحمۃ اللہ صاحب پیڈر روڈ بمبئی -

۱۵ شیخ عبدالمجید صاحب کراچی

۱۶ آنریبل مسٹر حسین امام صاحب گیا

۱۷ مولانا سید مرتضیٰ صاحب بہادر ترچناپولی

۱۸ نواب صاحبزادہ سر عبدالقیوم صاحب پشاور

۱۹ مولوی غفار شاہ صاحب - پشاور

۲۰ سر عبدالرحیم صاحب بیرسٹر پٹنہ

۲۱ مسٹر عبدالحلیم غزنوی صاحب - ۱۹ کینل اسٹریٹ - کلکتہ

۲۲ انریبل سید عبدالحفیظ صاحب - ڈھاکہ - بنگال

۲۳ مولوی عبدالوکیل صاحب پلیڈر روہتاری ضلع رائے پور - سی - پی

سید شمس الحسن صاحب - معرفت ڈاکٹر احمد حسن صاحب
قائم گنج
ضلع فرخ آباد

P.O. - Kaimganj
Farrukhabad
U.P

دی
قومی پریس لمیٹڈ

محلہ بھنور پوکھر پٹنہ کو اردو داں پبلک
کی سہولت کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اس کا
سرمایہ تیس ہزار روپیہ رکھا گیا ہے۔ اور ایک حصہ صرف
دس روپیہ کا ہے مگر خریداری کی درخواست کیساتھ
صرف پانچ روپیہ دینا ہوگا۔